سوموار 4 مارچ 2002ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان C.P.L 61

سوموار 4 مارچ 2002ء 19 ذوالحج 1422 ہجری 4 امان 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 50

جہاد اکبر

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک غزوہ سے واپسی پر فرمایا۔

رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر

ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹ رہے ہیں صحابہؓ نے پوچھا جہاد اکبر سے کیا مراد ہے فرمایا: دل کا جہاد۔ دوسری روایت میں ہے نفسانی خواہشات کے ساتھ جہاد۔

(الموضوعات ملا علی قاری ص40- ردالمحتار کتاب الجهاد باب فی فضل الجهاد- کشف الخفاء باب الراء -تاریخ بغداد جلد13 ص498)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جولوگ خدا کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ سچی توبہ کے ساتھ اس کے آگے جھک جاتے ہیں ان کو خدا مل جاتا ہے مگر جولوگ اس کے بتلائے ہوئے راہ پر نہیں چلتے اور اس میں محنت نہیں کرتے ان کے واسطے مشکل ہے کہ وہ اس بات کو پاسکیں۔ ایسے لوگوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک باپ نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ فلاں مقام میں ایک خزانہ دفن ہے اور وہ زمین کے اندر اتنے ہاتھ گہرائی پر ہے۔ جب تک اس کو کھودنے کی محنت نہ کی جاوے وہ کس طرح مل سکتا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 352-353)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) جولوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کریں گے انہی کو یہ راہ ملے گی۔ پس جولوگ خدا تعالیٰ کے وصایا اور احکام پر عمل نہ کریں بلکہ ان سے اعراض کریں ان پر یہ دروازہ کس طرح کھل جائے۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی شخص کہے کہ یہاں ایک خزانہ مدفون ہے اور دس بارہ دن کی محنت کے بعد نکل سکتا ہے اور کوئی شخص محنت تو کرے نہیں اور یہ کہے کہ خزانہ مل جاوے۔ کیونکر ملے گا؟ اسی طرح پر یہ خزانہ اللہ تعالیٰ نے (دین حق) میں رکھا ہے لیکن اس خزانہ کی کلید احکام اور ہدایتوں پر عمل ہے۔ اس کی وصیت اور ہدایت پر عمل کرنا اور محض خدا کے لئے نفس کو روک رکھنا یہ کنجی ہے۔ (-) اس لئے جب تک انسان سچا مجاہدہ اور محنت نہیں کرتا وہ معرفت کا خزانہ جو (دین) میں رکھا ہوا ہے اور جس کے حاصل ہونے پر گناہ آلود زندگی پر موت وارد ہوتی ہے۔ انسان خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہے اور اس کی آوازیں سنتا ہے اسے نہیں مل سکتا۔ (-) یہ تو سہل بات ہے کہ ایک شخص متکبرانہ طور پر کہدے کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہوں اور باوجود اس دعویٰ کے اس ایمان کے آثار اور ثمرات کچھ بھی پیدا نہ ہوں یہ نری لاف زنی ہوگی۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ بھی ان کی پرواہ نہیں کرتا۔

اصل بات یہی ہے کہ یہ دولت مجاہدہ اور محنت کے بغیر ہاتھ نہیں آتی ہے اور ان راہوں پر چلنا سب کے لئے ضروری ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 344-345)

تحریک جدید غربت کا علاج ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اگر روزمرہ کا جینا بھی مشکل ہے تو اس مشکل میں اس حساب سے ذرا اضافہ خدا کی خاطر کرلو اور روزمرہ مشکلات اس خرچ (چندہ تحریک جدید) کی برکت سے دور ہونگی۔ پس یہ بہت ہی عظیم نسخہ ہے غربت دور کرنے کا۔" (خطبہ جمعہ 11 نومبر 1994ء)

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

(وکیل المال اول تحریک جدید)

پلاسٹک اور ہینڈ سرجری کے ماہر کی آمد

پلاسٹک اور ہینڈ سرجری کے ماہر ڈاکٹر مکرم ابرار پیرزادہ صاحب (MD.FRCS) مورخہ 10 مارچ 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ فرمائیں گے۔ ضرورت مند احباب سرجیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر پرچی روم سے اپنا نمبر حاصل کرلیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مدرسۃ الحفظ طالبات میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ طالبات میں داخلہ برائے سال 2002ء کے لئے درخواست ارسال کرنے کی آخری تاریخ 25 مارچ 2002ء ہے۔ انٹرویو برائے داخلہ 2 اپریل صبح 9 بجے پرنسپل کے آفس میں لیا جائے گا۔ والدین درخواست سادہ کاغذ پر پرنسپل عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ کے نام درج ذیل کوائف کے ساتھ ارسال کریں۔

1- نام طالبہ مع ولدیت' تاریخ پیدائش، مکمل ایڈریس
2- برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی۔
3- پرائمری پاس ہونا ضروری ہے۔
4- طالبہ کی عمر 11 سال سے زائد نہ ہو۔ 9 اور 10 سال کی طالبات کو ترجیح دی جائے گی۔
5- طالبہ کو قرآن کریم ناظرہ درست تلفظ کے ساتھ روانی سے پڑھنا آتا ہو۔ اور والدین یا والدہ بھی درست تلفظ سے پڑھنا جانتے ہوں اور اپنی بچی کو حفظ کروانے میں خاص توجہ دے سکتے ہوں۔

باقی صفحہ 7 پر

19

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

عجز و خاکساری اور دعوت الی اللہ

عدی بن حاتم قبیلہ طے کے رئیس اور مشہور سخی حاتم طائی کے فرزند تھے اور مذہباً عیسائی تھے۔ جس زمانہ میں اسلامی فوجیں یمن کی طرف گئیں تو وہ بھاگ کر شام چلے گئے۔ ان کی بہن گرفتار ہو کر مدینہ میں آئیں تو آنحضرتؐ نے انہیں بڑی عزت و حرمت سے رخصت کیا۔ وہ اپنے بھائی کے پاس گئیں اور کہا جس قدر جلد ہو سکے دربار محمدیؐ میں حاضری دو۔ وہ پیغمبر ہوں یا بادشاہ ہر حال میں ان کے پاس جانا مفید ہے۔

عدی بن حاتم 9 ہجری میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ صحابہؓ کی حضورؐ سے بے پناہ محبت اور والہانہ عقیدت دیکھ کر وہ سوچ میں پڑ جاتے ہیں کہ حضورؐ پیغمبر ہیں یا بادشاہ۔ حضورؐ ان کو لے کر گھر کی طرف چلتے ہیں کہ اسی اثناء میں ایک بڑھیا آ جاتی ہے اور حضورؐ کو روک لیتی ہے۔ وہ دیر تک آپؐ سے کسی کام کے متعلق باتیں کرتی رہتی ہے۔ عدی خود رئیس تھے۔ شام میں رومیوں کے دربار سے واقف تھے۔ ان کو حیرت ہوتی ہے کہ لاکھوں انسانوں کا محبوب پیشوا ایک بڑھیا کے ساتھ اس قدر حسن سلوک سے پیش آتا ہے۔ ظاہری جاہ و جلال کے پردہ میں یہ عجز، یہ خاکساری اور یہ تواضع دیکھ کر عدی کا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ شخص بادشاہ نہیں شان نبوت سے متصف ہے فوراً گلے سے صلیب اتارتے ہیں اور محمد رسول اللہ کا حلقہ اطاعت اپنی گردن میں ڈال لیتے ہیں۔

(سیرۃ ابن ہشام امر عدی بن حاتم)

6480 افراد کی بیعت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو لکھتے ہیں کہ جب ہمارا وفد ایک علاقے میں پہنچا تو مقامی مسجد کے امام سے بات ہوئی۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ دعا کی تھی کہ خدایا یہاں کے مسلمان بہت بگڑ گئے ہیں مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک ان کی اصلاح کرنے والے یہاں نہ آ جائیں جب ہمارا وفد پہنچا تو ان کو دیکھتے ہی انہوں نے پہچان لیا۔ اسی دن 6 ہزار 480 افراد نے بیعت کر لی۔

(الفضل 9۔ اگست 2000ء)

اکثر ساتھی احمدی ہو گئے

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ ایک دفعہ 16 غیر از جماعت افراد کا ایک قافلہ سوال و جواب کے لئے ربوہ آیا اور مجھے بھی ان سے ملنے کا موقع ملا۔

گفتگو شروع کرنے سے پہلے میں نے ان سے کہا کہ مجھے علم نہیں کہ آپ کس نیت سے یہاں آئے ہیں بعض لوگ بری نیت سے بھی آتے ہیں لیکن میں جانتا ہوں کہ بعض دفعہ بری نیتیں لے کر آتے ہیں اور یہاں سے نیک اثر کے نتیجہ میں ان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ اس ضمن میں میں نے ان کو حضرت عمرؓ کا واقعہ سنایا کہ کس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں نکلے تھے اور کیسی بدلی ہوئی کیفیت لے کر واپس لوٹے۔ اس واقعہ کے بعد ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ میں آپ سے علیحدگی میں ملنا چاہتا ہوں مغرب کے بعد وقت دیں لیکن شرط یہ ہے کہ اس ملاقات کے وقت کوئی تیسرا آدمی نہ ہو اور نہ آپ کا کوئی ساتھی ہو اور نہ ہی میرا کوئی دوست۔ چنانچہ نماز کے بعد دارالضیافت میں ان سے ملنے گیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ان صاحب کو تقریباً 106 درجہ کا بخار تھا اور سارے جسم پر لرزہ طاری تھا۔ ان کے ساتھیوں نے کہا کہ اس واقعہ کو دیکھ کر ہم اپنے احمدی ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ میں نے کہا اس چیز کا احمدیت سے کیا تعلق ہے؟ انہوں نے کہا ہم جانتے ہیں آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ یہ شخص بڑی بری نیت کے ساتھ آیا تھا اور یہ جو علیحدگی کی ملاقات کی درخواست کر رہا تھا ہمیں پتہ ہے کہ اس کی نیت کیا تھی اس کی صحت اتنی اچھی ہے کہ اس کو ساری عمر کبھی بخار نہیں ہوا۔ اور ہم اس کے گواہ ہیں لیکن عجیب بات ہے کہ جب آپ کے یہاں آنے کا وقت ہوا تو اس سے ذرا پہلے اچانک اس کو دھا دھم بخار ہوا اور اتنا تیز ہو گیا کہ اس کے قابو میں نہیں رہا۔ چنانچہ اس شخص نے بھی لیٹے لیٹے نیم بے ہوشی کی حالت میں بعض ایسے آدمیوں کو جنہیں میں نہیں جانتا گالیاں دینی شروع کر دیں اور کہا کہ انہوں نے مجھے بدنیت سے بھجوایا تھا۔ ان کا بیڑا غرق ہو مجھے مروا دیا۔ اس واقعہ کی وجہ سے اس کے اکثر ساتھی احمدی ہو گئے۔

(الفضل 17 جنوری 1983ء)

متقی کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ایمان سچا ایمان ہو اور اس کے عقائد نیک عقائد ہوں۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الاول)

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بینک کے زیر انتظام

آنکھوں کی پیوندکاری کے دو آپریشنز

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بینک خدا تعالیٰ کے فضل سے خدمت خلق کے میدان میں آگے سے آگے بڑھ رہا ہے۔ وصیتی فارم پر کر کے اپنی آنکھوں کے عطیے کا وعدہ کرنے والوں کی تعداد اب ایک ہزار سے زائد ہو چکی ہے۔ انہی خوش نصیبوں میں شامل آئی ڈونر مکرم عبدالسلام صاحب دارالیمن شرقی ربوہ مورخہ 27 جنوری 2002ء کی شام اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث وفات پا گئے۔ ان کی وفات کی اطلاع رات پونے نو بجے مرکزی دفتر آئی بینک میں کی گئی۔ کچھ ہی دیر میں آئی بینک کی ٹیم یعنی محترم ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد صاحب آئی سپیشلسٹ اور محترم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب صدر ایسوسی ایشن کی قیادت میں عبدالسلام صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچ گئی۔ تقریباً 25-30 منٹ کے آپریشن کے بعد عطیہ شدہ کورنیا (Corneas) حاصل ہوئے۔ جنہیں ایک خاص محلول میں ڈال کر نہایت احتیاط کے ساتھ آئی بینک میں محفوظ کر لیا گیا۔

کورنیا حاصل ہونے کے بعد نابیناؤں سے رابطہ کا کام شروع کیا گیا۔ ربوہ اور بیرون ربوہ کے تقریباً 15 نابینا افراد سے رابطہ ہوا۔ ان میں سے 8 مریضوں نے فضل عمر ہسپتال پہنچ کر رپورٹ کی۔ ان کے طبی معائنہ اور ٹیسٹوں کے بعد موزوں افراد کو منتخب کیا گیا۔ مورخہ 29 جنوری 2002ء بروز منگل فضل عمر ہسپتال ربوہ کے آپریشن تھیٹر میں آپریشن کا آغاز ہوا جو دو گھنٹے جاری رہا۔ دوسرا آپریشن 3 تا 5 بجے شام انجام پایا۔ یہ آپریشنز محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا خالد تسلیم احمد صاحب نے نہایت مہارت سے سرانجام دیئے۔ دنیا کے عام ہسپتالوں میں اس قسم کے اہم اور پیچیدہ آپریشنز لاکھوں روپے میں کئے جاتے ہیں۔ لیکن نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن خدا تعالیٰ کے فضل سے خدمت خلق کے جذبہ کے ساتھ بلا معاوضہ یہ کام سرانجام دیتی ہے۔ اس طرح جماعت احمدیہ روحانی بصیرت کے ساتھ ساتھ جسمانی بصارت عطا کرنے کے کام میں ہمہ تن مصروف ہے۔

ان دو آپریشنز کے چند روز بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا خالد تسلیم احمد صاحب ماہر امراض چشم، مکرم ماجد احمد خان صاحب ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال اور محترم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب صدر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن نے ایک پریس کانفرنس میں اس کار خیر کے باقاعدہ اجراء اور کامیابی کی خوشخبری سنائی۔ بتایا گیا کہ اس وقت پاکستان میں صرف چند مقامات پر عطیہ چشم اور آنکھوں کی پیوندکاری کے آپریشنز سرانجام دیئے جا رہے ہیں اور بیشتر عطیہ شدہ آنکھیں سری لنکا سے منگوائی جاتی ہیں ایک آنکھ کی صرف پتلی منگوانے پر 30 ہزار سے زائد کے اخراجات درکار ہیں۔ جبکہ نور آئی ڈونرز کے تحت یہ خدمت بلا معاوضہ فراہم کی جا رہی ہے۔ مکرم ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد صاحب یہ آپریشنز محض رضا کارانہ طور پر کر رہے ہیں۔ ایسے آپریشنز کی کامیابی کے بعد کثیر تعداد میں افراد جماعت آنکھوں کے عطیہ کے وصیتی فارمز پر کر رہے ہیں اور نابیناؤں کی بڑی تعداد بھی رابطہ کر رہی ہے۔

نگاہِ کافر زمیں سے نیچے نگاہِ مومن فلک سے اوپر
وہ قعرِ دوزخ میں جل رہا ہے یہ اپنے مولیٰ سے جا ملا ہے
تلاش اس کی عبث ہے واعظ کُجا ترا دل کُجا وہ دلبر
وہ تیرے دل سے نکل چکا ہے نگاہِ مومن میں بس رہا ہے
ہیں مجھ میں لاکھوں ہی عیب پھر بھی نگاہِ دلبر پہ چڑھ گیا ہوں
جو بات سچی ہے کہہ رہا ہوں نہ کچھ خفا ہے نہ کچھ ریا ہے

(کلام محمود)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

انفاق فی سبیل اللہ کی متوازن تعلیم اور دلکش نمونے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بے مثال انفاق فی سبیل اللہ

آپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے لئے سب کچھ قربان کر دیا

محترم حافظ مظفر احمد صاحب

قسط دوم آخر

معذوروں کا خیال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی راہ میں اموال کی تقسیم کے وقت معذور محتاجوں کا بھی خاص خیال رکھتے تھے- ایک دفعہ کہیں سے کچھ کپڑے آئے جو آپؐ نے تقسیم فرمائے- مدینہ میں ایک نابینا ضرورت مند صحابی حضرت مخرمہؓ بھی ہوتے تھے- انہیں خبر ہوئی تو سخت ناراضگی کے عالم میں آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر کے باہر سے ہی پکارنے لگے کہ میرا حصہ کہاں ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مخرمہؓ کی آواز سنتے ہی پہچان گئے اور گھر سے ایک قمیص اٹھائے باہر تشریف لائے اور فرمایا اے مخرمہؓ! ہم نے تو پہلے ہی آپ کے لئے ایک قمیص سنبھال کر رکھ لی تھی-

(بخاری کتاب اللباس باب القبا)

مختلف حیلوں سے امداد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ازراہ شفقت اپنے صحابہ کی ضروریات پر خود نظر رکھتے تھے- اور امداد کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ ان کا احساس خود داری بھی مجروح نہ ہونے پائے اور دست سوال دراز کرنے کی بھی نوبت نہ آئے-

ایک جاں نثار صحابی حضرت جابر بن عبداللہؓ کے ساتھ بھی ایسا ہی محبت بھرا معاملہ رسول اللہؐ نے فرمایا- جابرؓ کے والد عبداللہؓ احد میں شہید ہوئے تو سات بہنوں کی پرورش کا بوجھ ان کے سر پر تھا- دوسری طرف والد کے ذمہ یہود مدینہ کا خاصا قرضہ بھی واجب الادا تھا- اسی دوران امور خانہ داری سنبھالنے کے لئے جابرؓ کو جلد اپنی شادی کا فیصلہ بھی کرنا پڑا- حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان جملہ حالات پر نظر تھی- آپ ان کی مدد بھی کرنا چاہتے ہوں گے مگر یہ بھی جانتے تھے کہ جابر غیور اور خوددار نوجوان ہے- جلد ہی ایک غزوہ سے واپسی پر آپ نے اس کا موقع پیدا کرلیا- جابرؓ کا اونٹ اچانک اڑ کر رک گیا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابرؓ سے فوراً اس اونٹ کا سودا طے کرلیا- اور مدینہ آ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خزانچی حضرت بلالؓ کو اونٹ کی قیمت ادا کرنے کا ارشاد فرمایا- جب جابرؓ وہ قیمت وصول کر کے جانے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا کر فرمایا کہ قیمت کے ساتھ اپنا اونٹ بھی واپس لیتے جاؤ- اس طرح اپنے ایک پیارے صحابی کی ضرورت کے وقت امداد بھی فرما دی اور اس کی عزت نفس بھی قائم رکھی-

(بخاری کتاب الجہاد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضرورت مند کی حاجت دیکھ کر پریشان ہو جاتے تھے اور جب تک حاجت روائی نہ فرما لیتے چین نہ آتا-

مضر قبیلے کا وفد آیا تو انہیں ننگے پاؤں اور جانوروں کی کھالیں اوڑھے دیکھ کر اور ان کے چہروں پر فاقہ کے آثار محسوس کر کے آپؐ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا- آپؐ بے چینی میں اندر تشریف لے گئے پھر باہر آئے اور بلالؓ کو حکم دیا کہ لوگوں کو جمع کریں- بلالؓ کی منادی پر لوگ اکٹھے ہو گئے- آپؐ نے نہایت موثر وعظ فرمایا اور اس وفد کی امداد کی تحریک کی- صحابہ نے مالی قربانی کی اس تحریک پر والہانہ لبیک کہا اور حسب توفیق ضرورت کا ہر قسم کا سامان حاضر کر دیا- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دل کی مراد پورے ہوتے دیکھی تو مسرت سے آپ کا چہرہ تمتمانے لگا-

(مسلم کتاب الزکوٰۃ)

ابو اسیدؓ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہؐ سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی آپؐ نے کبھی انکار نہیں فرمایا- حضرت علیؓ اس کی مزید وضاحت فرماتے تھے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سائل کا سوال پورا کرنے کا ارادہ فرماتے تو جواب میں ہاں فرماتے اور جب آپ کا جواب نفی میں ہوتا تو خاموش رہتے- چنانچہ کبھی کسی کے لئے نہ کا کلمہ آپ کی زبان پر جاری نہیں ہوا-

(مجمع الزوائد ہیثمی جلد 9 ص 13 بیروت)

کبھی کوئی ضرورت مند آتا جس کی آپؐ ضرور مدد کرنا چاہتے اور پاس کچھ موجود نہ ہوتا تو اسے فرماتے کہ میرے وعدے پر اتنا قرض لے لو جب ہمارے پاس مال آئے گا تو ہم ادا کر دیں گے- ایک دفعہ کسی ایسے موقع پر حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس بات کا حکم تو نہیں دیا جس کی آپؐ کو طاقت نہیں ہے- آپؐ نے حضرت عمرؓ کی یہ بات پسند نہیں فرمائی- وہاں موجود ایک انصاری صحابی کہنے لگے کہ یا رسول اللہؐ آپؐ دل کھول کر خرچ کریں اور خدائے ذوالعرش سے افلاس سے نہ ڈریں- رسول اللہؐ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے-

(ترمذی شمائل النبویہ)

فراخدلی

آپؐ اس طرح فراخدلی سے عطا کرتے تھے کہ ضرورت مند بعض دفعہ اپنا حق سمجھ کر مانگتے تھے- مگر آپؐ کبھی برا نہ مناتے- ایک دفعہ ایک بدو نے آپؐ سے دست سوال دراز کرتے ہوئے عجیب گستاخانہ طریق اختیار کیا- جو چادر آپؐ نے اوپر لی ہوئی تھی اسے اس نے اتنے زور سے کھینچا کہ آپؐ کی گردن مبارک پر نشان پڑ گئے- اور پھر بڑی ڈھٹائی سے کہنے لگا مجھے اللہ کے اس مال میں سے عطا کریں جو آپؐ کے پاس (امانت) ہے- آپؐ نے اس دیہاتی کے اس رویہ پر نہ صرف صبر و ضبط اور تحمل کا مظاہرہ کیا بلکہ نہایت فراخدلی سے مسکراتے ہوئے اس کی امداد کرنے کا حکم بھی صادر فرمایا-

(بخاری کتاب الادب و کتاب اللباس)

بدی کے بدلہ میں نیکی

ایک دفعہ ایک اور دیہاتی نے جب آپؐ کے گلے کا پٹکا کھینچ کر آپؐ کو تکلیف پہنچا کر سخت کلامی کرتے ہوئے مانگا اور کہا یہ مال نہ آپؐ کا ہے نہ آپؐ کے باپ دادا کا- اللہ کے اس مال میں جو ہمارا حق ہے وہ ہمیں دے- آپؐ نے فرمایا کہ یہ تو ٹھیک ہے- لیکن اے اعرابی! تم نے جو چادر کھینچ کر مجھے تکلیف پہنچائی ہے اس کا بدلہ تو تم سے لیا جائے گا- وہ بے اختیار بول اٹھا- ہرگز نہیں- آپؐ نے فرمایا آخر کیوں تم سے بدلہ نہ لیا جائے- اس نے کیسی صاف گوئی اور سادگی سے کہا- بدلہ اس لئے نہیں ہوگا کہ آپؐ ہمیشہ بدی کا بدلہ نیکی سے دیتے ہیں- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور اسے بھی کچھ عطا فرما کر رخصت کیا-

ایک دفعہ ایک بدو نے آ کر اپنی ضرورت سے متعلق سوال کیا- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب حال جو میسر تھا عطا کر دیا- وہ اس پر سخت چیں بجبیں ہوا- اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بھی بے ادبی کے کچھ کلمات کہہ گیا صحابہ کرام نے سرزنش کرنا چاہی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا آپؐ اس بدو کو اپنے ساتھ گھر لے کر گئے اسے کھانا کھلایا اور مزید انعام و اکرام سے نوازا پھر پوچھا کیا اب راضی ہو؟ وہ خوش ہو کر بولا اب تو میں کیا میرے قبیلے والے بھی آپؐ سے راضی اور خوش ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ میرے صحابہ کے سامنے بھی جا کر یہ اظہار کر دینا کیونکہ تم نے ان کے سامنے سخت کلامی کر کے ان کی دل آزاری کی تھی- جب اس نے صحابہ کے سامنے بھی اسی طرح اظہار کیا تو آپؐ نے فرمایا- میری مثال اس اونٹنی کے مالک کی طرح ہے- جو اپنے اڑیل اونٹ کو بھی قابو کر لیتا ہے- میں بھی سخت مزاج لوگوں کو محبت سے سدھا لیتا ہوں-

(مجمع الزوائد ہیثمی جلد 9 ص 15 بیروت)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح حنین کے بعد بے شمار غنائم تقسیم فرما کر واپس تشریف لا رہے تھے کہ ایک جگہ بدوؤں نے گھیر لیا اور آپؐ سے اصرار کر کے مانگنے لگے- ان کے ہجوم کے باعث پیچھے ہٹتے ہٹتے آپ کی چادر کانٹوں میں الجھ کر رہ گئی- آپؐ کمال معصومیت سے ان سے اپنی چادر واپس طلب فرما رہے تھے پھر فرمایا اگر مویشیوں سے بھری ہوئی یہ وادی بھی میرے پاس ہوتی تو میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے ہرگز بزدل اور بخیل نہ پاتے-

(بخاری کتاب الجہاد باب الشجاعۃ فی الحرب)

اپنی ضروریات پر دوسرے کو ترجیح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انفاق فی سبیل اللہ میں ہمیشہ ضرورت مند کی خاطر اپنی ضرورت قربان کر کے بھی خدا کی راہ میں دیتے تھے- ایک دفعہ آپؐ کے لباس کی ضرورت دیکھ کر ایک خاتون آپؐ کے لئے ایک خوبصورت چادر لے کر آئیں آپؐ کو پسند آئی- اور چونکہ ضرورت بھی تھی آپؐ اندر تشریف لے گئے اور وہ چادر زیب تن فرما کر باہر تشریف لائے- ایک صحابی

نے اس چادر کی بہت تعریف کی کہ آپ ؐ کو بہت سجتی ہے اور خوبصورت لگ رہی ہے۔ آپ ؐ نے اسی وقت پھر پرانی چادر پہن لی اور نئی اس صحابی کو عطا فرمادی۔

(بخاری کتاب الجنائز)

اس ایثار اور انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں آپ ؐ کے اموال میں برکت بھی بہت عطا ہوتی تھی۔ جس کے نتیجہ میں مزید قربانی کی توفیق ملتی تھی۔ آپ ؐ اموال کی تقسیم میں اہل خانہ پر بھی دوسروں کو ترجیح دیتے تھے۔ ایک دفعہ کچھ قیدی آئے۔ حضرت فاطمہؓ کو پتہ چلا تو ایک خادم مانگنے حاضر ہوئیں۔ اور رسول اللہ ؐ کو موجود نہ پا کر حضرت عائشہؓ کو اپنی ضرورت بتا کر چلی گئیں۔ رسول اللہ ؐ تشریف لائے حضرت عائشہؓ نے آپ ؐ کی لخت جگر کا پیغام دیا کہ فاطمہ کی کمر خود پانی بھر بھر کر اور مشکیزہ اٹھا کر خم ہونے کو آئی ہے اور چکی پیس کر ہاتھ میں گٹے پڑ گئے ہیں ان کو ایک خادم کی ضرورت ہے۔ آپ ؐ اسی وقت صاحبزادی فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ قیدی تو زیادہ ضرورت مندوں میں تقسیم ہو چکے۔ آپ لوگ جو ملا ہے اس پر خدا کی تسبیح اور حمد کرو۔ اور سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھا کرو۔ یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔

(بخاری کتاب النفقات)

ایثار اور انفاق کی برکت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ یہ ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کپڑا فروخت کرنے والا آیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے چار درہم میں ایک قمیص خریدا، وہ چلا گیا تو آپ ؐ نے وہ قمیص زیب تن فرمالیا۔ اچانک ایک انصاری آیا اس نے آکر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ؐ آپ ؐ مجھے کوئی قمیص عطا فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ ؐ کو جنت کے لباس میں سے کپڑے پہنائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی نیا قمیص اتار کر اسے دے دیا۔ پھر آپ ؐ دوکاندار کے پاس گئے اور اس سے ایک اور قمیص چار درہم میں خرید لیا۔ آپ ؐ کے پاس ابھی دو درہم باقی تھے۔ راستہ میں اچانک آپ ؐ کی نظر ایک لونڈی پر پڑی جو بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ ؐ نے پوچھا کیوں روتی ہو؟ کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے گھر والوں نے دو درہم دے کر آٹا خریدنے بھجوایا تھا، درہم گم گئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی دو درہم اسے دے دیئے جب وہ واپس لوٹی تو پھر بھی روتی جا رہی تھی۔ آپ ؐ نے اسے بلا کر پوچھا کہ اب کیوں روتی ہو؟ وہ کہنے لگی اس خوف سے کہ گھر والے (تاخیر ہو جانے کے سبب) سزا دیں گے۔ آپ ؐ اس بچی کے ساتھ ہولئے اور اس کے گھر تشریف لے گئے گھر والے تو خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ کہنے لگے ہمارے ماں باپ آپ ؐ پر قربان آپ ؐ نے کیسے قدم رنجہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تفصیل بتا کر) فرمایا یہ آپ کی لونڈی ڈرتی تھی کہ آپ لوگ اسے سزا دو گے۔ اس کی مالکہ بولی کہ خدا کی خاطر اور آپ ؐ کے ہمارے گھر چل کر آنے کے سبب میں اسے آزاد کرتی ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنت کی بشارت عطا فرمائی اور فرمانے لگے دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہمارے دس درہموں میں کیسی برکت ڈالی؟ اللہ نے ان درہموں میں اپنے نبی ؐ کو قمیص بھی عطا کردی، ایک انصاری کے لئے بھی قمیص کا انتظام کیا اور ایک لونڈی کی گردن بھی اس سے آزاد کردی۔ اور میں اللہ کی حمد اور تعریف کرتا ہوں جس نے اپنی قدرت سے یہ سب کچھ عطا فرمایا۔

(مجمع الزوائد ہیثمی جلد 9 ص 14 بیروت)

جود وسخا کے حیرت انگیز نظارے

فتوحات کے زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت کثرت سے اموال آئے مگر جیسا کہ آپ ؐ کی دلی خواہش تھی آپ ؐ نے دونوں ہاتھوں سے وہ مال خدا کی راہ میں لٹایا۔ اور ایک درہم بھی اپنی ذات کے لئے بچا کر رکھنا پسند نہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ پر آپ ؐ کا کامل توکل تھا اور وہی ہر ضرورت میں آپ ؐ کا متکفل ہوتا تھا۔ ایک دفعہ آپ ؐ عصر کی نماز پڑھا کر خلاف معمول تیزی سے گھر تشریف لے گئے۔ واپس آئے تو ہاتھ میں سونے کی ایک ڈلی تھی فرمانے لگے مجھے نماز میں خیال آیا کہ سونے کا ایک ٹکڑا تقسیم ہونے سے رہ گیا ہے۔ میں جلدی سے وہ تقسیم کرنے کے لئے آیا ہوں۔ مجھے یہ بات گوارا نہ تھی کہ وہ ایک دن کے لئے بھی ہمارے گھر میں پڑا رہ جاتا۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب من احب تعجیل الصدقہ)

اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے آپ ؐ کامل ایمان رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ رازق ہے جس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں اور وہ خرچ کرنے پر عطا کرتا اور مال کو اور بڑھاتا ہے۔ ایک دفعہ آپ ؐ اپنے خادم اور خزانچی بلالؓ کے پاس تشریف لائے اور کھجور کا ایک ڈھیر دیکھ کر استفسار فرمایا بلالؓ! یہ کھجوریں کیسی ہیں۔ بلالؓ نے عرض کیا کہ آئندہ کے لئے ذخیرہ کرنے کا ارادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتے .... پھر آپ ؐ نے بلالؓ کو نصیحت فرمائی کہ اے بلالؓ خدا کی راہ میں خرچ کرتے چلے جاؤ اور افلاس سے مت ڈرو۔

(معجم الطبرانی جلد 1 ص 325 بیروت)

حضرت موسیٰ بن انسؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی اسلام کے نام پر کسی چیز کا مطالبہ نہیں کیا گیا مگر آپ ؐ نے وہ عطا فرمادی۔ ایک دفعہ آپ ؐ کے پاس ایک شخص آیا آپ ؐ نے بکریوں سے بھری دو پہاڑوں کے درمیان ایک وادی اسے عطا فرمادی۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس نومسلم عرب سردار نے آپ ؐ سے وادی کے درمیان زمین کا بھی مطالبہ کیا تھا۔ آپ ؐ نے زمین کی چراگاہیں اور بکریوں کے ریوڑ سمیت سب کچھ اسے ہبہ کردیا تھا۔ وہ شخص اپنی قوم کی طرف واپس لوٹا تو اس حیرت انگیز تاثر کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس کے لئے یہ معجزہ سے کم نہ تھا۔ اے میری قوم تم سب مسلمان ہو جاؤ۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو اتنا دیتے ہیں کہ فقر و فاقہ سے بھی نہیں ڈرتے۔

(مسلم کتاب الفضائل، مجمع الزوائد ہیثمی جلد 9 ص 13 بیروت)

فتح مکہ اور فتح حنین کے بعد بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جود و کرم کے حیرت انگیز نظارے مفتوح قوم نے آپ ؐ سے دیکھے۔ یہ انعام و اکرام تالیف قلبی کی خاطر تھا۔ ابن شہاب زہریؒ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد حنین کے معرکہ میں مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو سو اونٹ عطا فرمائے، پھر سو اونٹ دیئے پھر سو اونٹ دیئے۔ (گویا تین صد اونٹ عطا فرمائے) صفوان خود کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جب یہ عظیم الشان انعام عطا فرمایا، اس سے پہلے آپ ؐ میری نظر میں سب دنیا سے زیادہ قابل نفرت وجود تھے لیکن جوں جوں آپ ؐ مجھے عطا فرماتے چلے گئے آپ ؐ مجھے محبوب ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ آپ ؐ مجھے سب دنیا سے زیادہ پیارے ہو گئے۔

(مسلم کتاب الفضائل ح 4277)

اسی طرح سردار مکہ ابوسفیان ان کے بیٹے معاویہ اور ایک اور قریشی سردار حارث بن ہشام کو بھی آپ ؐ نے سو سو اونٹ عطا فرمائے۔ بعض روایات کے مطابق یہ کل ساٹھ افراد تھے جن کو آپ ؐ نے تالیف قلبی کی خاطر انعام و اکرام سے نوازا۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج 1 ص 145)

غزوہ حنین میں بنوہوازن کے چھ ہزار لوگ اسیر ہوئے تھے۔ اہل حنین یہ درخواست لے کر آئے کہ ان کو آزاد کردیا جائے۔ یہ غلام تقسیم ہو چکے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ کیا اور انہیں تحریک فرمائی کہ ان غلاموں کو آزاد کر دیا جائے اور وعدہ فرمایا کہ جو شخص اپنے غلام کے عوض آئندہ اپنا حق لینا چاہے وہ اسے ادا کر دیا جائے گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش پر تمام مسلمانوں نے بخوشی ان چھ ہزار غلاموں کو آزاد کر دیا۔

(بخاری کتاب المغازی باب یوم حنین ...... الخ)

غلاموں کی آزادی کا وہ نظارہ بھی کیا عجیب تھا۔ جب وہ آزاد ہو کر گلیوں میں دوڑتے پھرتے تھے۔

ہارون بن رئابؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ستر ہزار درہم آئے اور یہ سب سے زیادہ مال تھا جو کبھی آپ ؐ کے پاس آیا۔ یہ درہم آپ ؐ نے ایک چٹائی پر رکھوائے۔ پھر آپ ؐ وہ بانٹنے کے لئے کھڑے ہوئے اور ان کو تقسیم کر کے دم لیا۔ اس دوران جو سوالی بھی آیا اسے آپ ؐ نے عطا کیا۔ یہاں تک کہ وہ چٹائی خالی ہو گئی۔

(الوفاء باحوال المصطفیٰ ص 447 للجوزی بیروت)

دوسری روایت میں نوے ہزار درہم تقسیم کرنے کا ذکر ہے۔

(الشفاء للقاضی عیاض جلد 1 ص 146 مطبوعہ مصر)

عبداللہ ہوزنی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے حضرت بلالؓ سے پوچھا کہ حضرت نبی کریم ؐ کے اخراجات کیسے ہوتے تھے۔ بلالؓ نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ؐ کو مبعوث کیا اس وقت آپ ؐ کے پاس کوئی مال نہیں تھا اور میں وفات تک آپ ؐ کے ساتھ رہا۔ آپ ؐ کے پاس جب کوئی ضرورت مند آتا تو مجھے حکم دیتے میں اس کے لئے قرض لے کر کپڑے وغیرہ خرید دیتا اور کھانا وغیرہ کھلاتا۔ ایک دفعہ ایک مشرک نے کہا کہ کسی اور کی بجائے مجھ سے ہی قرض لے لیا کرو اور جب اس کا قرض زیادہ ہوا تو بہت سختی سے وہ تقاضا کرنے لگا۔ یہاں تک کہ حضرت بلالؓ نے وہاں سے بھاگ جانے کا قصد کر لیا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ کہیں جاتے۔ اگلے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے علی الصبح بلاوا آ گیا۔ حضرت بلالؓ فرماتے ہیں کہ میں حاضر ہوا اور کیا دیکھتا ہوں کہ چار اونٹ سامان طعام اور لباس سے لدے بیٹھے ہیں جو فدک کے سردار نے آپ ؐ کو بھجوائے تھے۔ حضور ؐ نے فرمایا اے بلالؓ اللہ تعالیٰ نے تمہاری ادائیگی کا انتظام کر دیا۔ اب قرض ادا کر دو۔ چنانچہ قرض ادا ہوا اور پھر بھی بچ رہا۔ آپ ؐ نے فرمایا میں گھر نہیں جاؤں گا یہاں تک کہ تم یہ مال بھی تقسیم کر دو۔ لیکن جب رات تک کوئی سائل نہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رات مسجد میں گزاری۔ اگلے دن جب بلالؓ نے بتایا کہ اب مال تقسیم ہو چکا ہے تو آپ ؐ اطمینان سے اپنے اہل خانہ کے پاس تشریف لے گئے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الخراج باب فی الامام یقبل ہدایا المشرکین)

حضرت مسیح موعود نے اس پر بہت خوبصورت تبصرہ فرمایا ہے:۔

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے ایام وفات میں دریافت فرمایا کہ گھر میں کچھ ہے؟ معلوم ہوا کہ ایک دینار تھا۔ فرمایا کہ یہ سیرت یگانگت سے بعید ہے کہ ایک چیز بھی اپنے پاس رکھی جاوے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتقا کے درجہ سے گزر کر صلاحیت تک پہنچ چکے تھے۔ اس لئے مما ان کی شان میں نہ آیا، کیونکہ وہ شخص اندھا ہے جس نے کچھ اپنے پاس رکھا اور کچھ خدا کو دیا لیکن یہ لازم متقی تھا کیونکہ خدا کی راہ میں دینے سے بھی اسے نفس کے ساتھ جنگ تھا جس کا نتیجہ یہ تھا کہ کچھ دیا اور کچھ رکھا، ہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ خدا کی راہ میں دے دیا اور اپنے لئے کچھ نہ رکھا۔“

(ملفوظات جلد اول ص 20)

بخشش وعطا کے مواقع کی تلاش

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کی تعلیم کے مطابق تحفہ قبول کر کے جواب میں حسب حال بہتر تحفہ دینے کی کوشش فرماتے تھے۔ اسی سلسلہ میں ایک خوبصورت واقعہ ربیعہ بنت معوذؓ بیان کرتی ہیں کہ میرے والد نے مجھے تازہ کھجوروں کا ایک طشت اور کچھ ککڑیاں دے کر حضور ؐ کی خدمت میں تحفہ پیش کرنے کے لئے بھجوایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹی ککڑیاں بہت پسند تھیں۔ اس زمانہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین کے علاقے سے کچھ زیورات آئے ہوئے تھے آپ ؐ نے مٹھی بھر زیور ربیعہؓ کو عطا فرمایا۔ دوسری روایت میں ذکر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ بھر کر سونے کا زیور ربیعہؓ

کو دیا اور فرمایا یہ زیور پہن لو۔

(مجمع الزوائد ھیثمی ج 9 صفحہ 13 بیروت)

حسن ادائیگی

ایک دفعہ نبی کریمؐ نے ایک اونٹ کسی سے بطور قرض لیا واپس کرتے وقت اس سے اچھا اونٹ لوٹایا اور فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو ادائیگی میں بہتر طریق اختیار کرتے ہیں۔

(ترمذی ابواب البیوع باب استقراض البعیر)

اسی طرح حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے مجھ سے قرض لیا اور واپس کرتے ہوئے بڑھا کر عطا فرمایا۔

(بخاری کتاب الاستقراض باب حسن القضاء)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے قرض لیتے تو واپس کرتے ہوئے زیادہ عطا فرماتے ایک دفعہ ایک یہودی نے واپسی قرض کا تقاضا ذرا سختی اور گستاخی سے کیا حضرت عمرؓ نے جواباً کچھ سخت سست کہا تو آپؐ نے منع فرما دیا اور انہیں حکم دیا کہ قرض بھی ادا کریں اور کچھ زیادہ بھی دے دیں۔

(مستدرک حاکم کتاب معرفہ الصحابہ ذکر اسلام زید بن سعنہ جلد 3 صفحہ 404 مکتبہ النصر الحدیثہ الریاض)

عطاء نبویؐ کی نرالی شان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا اور بخشش کی ایک نرالی شان جو اور کہیں نظر نہیں آتی یہ ہے کہ آپؐ کی عطا کے سلسلے آپ کی وفات کے بعد بھی جاری رہے جس کی ایک مثال جابرؓ بن عبداللہؓ کا یہ واقعہ ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر بحرین سے مال آیا تو میں آپ کو ایسے، ایسے اور ایسے دوں گا (یعنی بہت دوں گا) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحرین کا مال آنے سے پہلے ہی وفات پا گئے۔ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں وہ مال آیا انہوں نے اعلان کروایا کہ کسی کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ قرض یا وعدہ ہو تو وہ آ کر لے۔ میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال بحرین آنے پر اس اس طرح دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے دونوں ہاتھ بھر کر مجھے درہم عطا فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ اب ان کو شمار کرو۔ وہ پانچ سو درہم نکلے۔ آپ نے فرمایا اس سے دگنے (یعنی ایک ہزار) مزید لے لو (تا کہ رسول اللہؐ کا وعدہ تین مرتبہ دینے کا پورا ہو جائے)۔

(مسلم کتاب الفضائل)

حضرت مسیح موعود حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انفاق فی سبیل اللہ کے بارہ میں کیا خوب فرماتے ہیں:-

''اور جو اخلاق' کرم اور جود اور سخاوت اور ایثار اور فتوت اور شجاعت اور زہد اور قناعت اور اعراض عن الدنیا کے متعلق تھے وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک میں ایسے روشن اور تاباں اور درخشاں ہوئے کہ مسیح کیا بلکہ دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی بھی ایسا نبی نہیں گزرا جس کے اخلاق ایسی وضاحت تامہ سے روشن ہو گئے ہوں۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ نے بے شمار خزائن کے دروازے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کھول دیئے سو آنجنابؐ نے ان سب کو خدا کی راہ میں خرچ کیا اور کسی نوع کی تن پروری میں ایک حبہ بھی خرچ نہ ہوا۔ نہ کوئی عمارت بنائی نہ کوئی بارگاہ تیاری ہوئی۔ بلکہ ایک چھوٹے سے کچے کوٹھے میں جس کو غریب لوگوں کے کوٹھوں پر کچھ بھی ترجیح نہ تھی اپنی ساری عمر بسر کی..........۔سونے کے لئے اکثر زمین پر بستر اور رہنے کے لئے ایک چھوٹا سا جھونپڑا اور کھانے کے لئے نان جو یا فاقہ اختیار کیا۔ دنیا کی دولتیں بکثرت ان کو دی گئیں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاک ہاتھوں کو دنیا سے ذرا آلودہ نہ کیا اور ہمیشہ فقر کو تونگری پر اور مسکینی کو امیری پر اختیار رکھا۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر 1 ص 289)

ذیابیطس اور اس کا علاج

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل'' کی روشنی میں

مرتبہ: ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد صاحب

رسٹاکسی کوڈینڈران (رسٹاکس)

Rhus Toxicodendron

(الف) ''رسٹاکس میں ایک اور علامت یہ بھی ہے کہ مثانے یا گردے میں ہلکی سوزش مزمن صورت اختیار کرلے تو مریض رات کو بار بار پیشاب کیلئے اٹھتا ہے۔ اس کی نیند خراب ہو جاتی ہے اور وہ بے چین رہتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ایسے مریض کو ذیابیطس ہو''

(صفحہ:708)

(ب) اگر جلدی بیماریاں تیز دواؤں سے دبا دی جائیں تو بالعموم رحمی، جھلیوں پر یا انتڑیوں پر یا غدودوں پر حملہ آور ہو جاتی ہیں اور بعض دفعہ نہائت سنگین صورت اختیار کرلیتی ہیں۔ اگر لبلبہ (Pancreas) پر ان کا حملہ ہو تو ایسے مریض کو سخت قسم کی ذیابیطس ہو جاتی ہے۔ اونچی طاقت میں رسٹاکس کی ایک ہی خوراک اندرونی تکلیفوں کو فوراً رفع کرتی ہے مگر اس صورت میں پرانے ایگزیما کو جلد۔پر ضرور اچھال دیتی ہے۔ میں نے ذیابیطس کے ایک مریض کو بعض علامات کی مشابہت کی وجہ سے اونچی طاقت میں رسٹاکس دی۔ اچانک اس کا سارا جسم ایگزیما سے بھر گیا لیکن ذیابیطس سے مکمل شفا ہوگئی۔ تحقیق سے پتہ چلا کہ کسی زمانہ میں اسے سخت ایگزیما ہوا تھا جسے مختلف دواؤں سے دبا دیا گیا تھا۔ اس کے بعد ذیابیطس ہو گئی۔ پس رسٹاکس دینے سے ذیابیطس تو ٹھیک ہوگئی مگر ایگزیما لوٹ آیا۔ بعض مریض ذیابیطس ٹھیک ہونے سے اتنا مطمئن نہیں ہوتے جتنا ایگزیما دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ صبر سے کام لیں تو بسا اوقات رسٹاکس ہی سے اس جلدی بیماری کا بھی علاج ہو جاتا ہے جو خود اس نے باہر نکال دی ہو اور وہی اس کا مکمل صفایا بھی کر دیتی ہے مگر شروع میں ایگزیما ایک دفعہ ضرور بھڑکتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ کم ہونے لگتا ہے''۔

(صفحہ:709)

ٹیرینٹولا ہسپانیہ

Tarentula Hispania

(الف) ''بسا اوقات غم اور فکر سے ذیابیطس ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں اگر سارے جسم میں خصوصاً ٹانگوں اور بازوؤں میں دکھن کا احساس بھی ہو تو ٹیرینٹولا دوا مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ وقتی فائدہ ہی نہیں دیتی بلکہ اللہ کے فضل سے مکمل شفا بھی بخش سکتی ہے''۔

(صفحہ:794)

(ب)'' ٹیرینٹولا کے مریض کی پیٹھ پر اکثر پھوڑے نکلتے ہیں گردن کی پشت پر اور دائیں یا بائیں کندھے کے اوپر کاربنکل نکل آتا ہے۔ کاربنکل اکثر ذیابیطس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر ٹیرینٹولا کی دیگر علامتیں پائی جائیں تو دونوں تکلیفوں کو شفا دے سکتا ہے''

(صفحہ:795)

ہیلونیس

Helonias

''ہیلونیس ذیابیطس میں بھی مفید ہے۔ اگر عورتوں کو رحم کی تکلیفوں کے ساتھ ذیابیطس بھی ہو تو یہ دونوں تکلیفوں کو دور کر سکتی ہے۔ کم از کم ایک ماہ تک مسلسل استعمال کروانی چاہئے۔ اگر ذیابیطس کم ہونے لگے تو یہ اکیلی دوا ہی کافی ہو گی ورنہ ذیابیطس کی دوسری دوائیں تلاش کریں''

(صفحہ:436)

پلمبم میٹیلیکم

Plumbum Metallicum

''گردوں کی لمبا عرصہ چلنے والی بیماریوں میں پلمبم فائدہ مند ہے اور اگر پیشاب میں البیومن اور شوگر آ رہی ہو تو اس کا بھی اچھا علاج ہے۔ گردوں کی اندرونی جھلیوں پر بھی اس دوائی کا اثر ہوتا ہے۔ یہ دونوں اثرات اگرچہ الگ الگ وجوہات سے تعلق رکھتے ہیں لیکن پیشاب میں اکٹھے ملتے ہیں''۔

(صفحہ:679)

نیٹرم فاسفوریکم

Natrum Phosphoricum

''خون میں شکر کی زیادتی کیلئے بہت مفید ہے۔ لیکن اس کی عمومی علامتوں میں اعصابی تناؤ اور اس کے اثرات، ذہنی پراگندگی، خوف اور غصہ ملتے ہیں''۔

(صفحہ:627)

ارجنٹم میٹیلیکم
Argentum Metallicum

(الف) ''ذیابیطس اور پیشاب میں البیومن آنے کی بیماری میں ارجنٹم میٹیلیکم بہترین دوا ہے۔ اگر دوسری علامتیں ملتی ہوں تو مکمل شفا ہو جاتی ہے''۔

(صفحہ:74)

(ب) ''اگر شوگر آئے تو اکثر ایسے مریضوں کو لسی کی طرح پیشاب آتا ہے۔ اور بہت زیادہ ہوتا ہے۔ ایسے بچے جو بچپن میں ہی ذیابیطس کا شکار ہو جائیں ان میں یہ علامت ملتی ہے۔ اس میں ارجنٹم میٹیلیکم تب مفید ثابت ہوگی جب وہ مریض کی عمومی مزاجی دوا ہو۔ ایسے مریض جنہیں ذیابیطس ہو اور گردے جواب دے رہے ہوں اور ان کا رات کو بستر میں پیشاب نکل جاتا ہو تو ان سب عوارض کے لئے ارجنٹم میٹیلیکم مفید ہے''۔

(صفحہ:75)

کریئوزوٹم
Kreosotum

''یہ دوا ذیابیطس کے مریض کو بھی مکمل شفا بخشنے کی طاقت رکھتی ہے۔''

کریئوزوٹ میں زبان پر سفیدی مائل تہہ جم جاتی ہے۔ ہونٹ سرخ جن میں خون بہنے کا رجحان ہوتا ہے۔ منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ کھلی ہوا، سردی کے موسم ٹھنڈے پانی اور نہانے سے اور لیٹنے سے تکلیفیں بڑھتی ہیں جب کہ گرمی سے عموماً تکلیف کم ہو جاتی ہے سوائے اس کے کہ سخت گرمی کے اثر سے اسہال شروع ہو جائیں''

(صفحہ:523)

لیک ڈیفلوریٹم
Lac Defloratum

(الف) ''لیک ڈیف ایک ایسی دوا ہے جسے عموماً ذیابیطس میں نظر انداز کیا گیا ہے حالانکہ اگر اس کی دوسری علامتوں کے ساتھ ذیابیطس بھی ہو تو یہ خدا کے فضل سے اکیلی ہی مکمل شفا بخشنے کی طاقت رکھتی ہے۔ بعض دفعہ اونچی طاقت میں ایک ہی خوراک مریض کو ٹھیک کر دیتی ہے۔ میں نے بارہا ذیابیطس کے مریضوں کو ٹھیک ہوتے دیکھا ہے۔ یہ کوئی ایسی بیماری نہیں ہے کہ ہر مریض کو مسلسل دواؤں کا محتاج رہنا پڑے۔ مناسب ہومیوپیتھک علاج سے یہ مرض سرے سے غائب ہو سکتا ہے لیکن بہت سے مریضوں کا مسلسل علاج بھی کرنا پڑتا ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں سے تعلق رکھنے والی بعض علامتیں مثلاً پیشاب کی کثافت، بار بار پیشاب کا آنا، شدید پیاس لیک ڈیف میں بغیر ذیابیطس کے بھی پائی جاتی ہیں''۔

(صفحہ:532)

(ب) ''لیک ڈیف کی تکلیفوں کو گرمی پہنچانے سے فائدہ ہوتا ہے لیکن مریض کسی صورت میں گرم ہونے میں نہیں آتا۔ ہمیشہ ٹھنڈا ہی رہتا ہے''۔

(صفحہ:532)

(ج) ''ایسی مریضہ جس کا مٹاپے کی طرف میلان ہو اور جسم ٹھنڈا رہتا ہو۔ اسے ذیابیطس ہو جائے تو لیک ڈیف بھی اس کی ایک امکانی دوا ہوگی۔ اگر کوئی عورت ضرورت سے زیادہ موٹے بچے کو جنم دے جب کہ غذا وغیرہ نارمل ہو تو اس بات کا بھاری خطرہ موجود ہے کہ اسے ذیابیطس ہو جائے گی اور بچے میں بھی رجحان ہوگا۔ اگر اس کا مزاج ٹھنڈا ہے اور جسم ٹھنڈا رہتا ہے تو لیک ڈیف اسے مکمل شفا دے سکتی ہے اس لئے فوراً اس کے ذریعہ علاج شروع کرنا چاہئے''۔

(صفحہ:535)

سیانوتھس
Ceanothus

''سیانوتھس کے مریض کو زیادہ تر اسہال لگتے ہیں پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے۔ پیشاب جھاگ دار، سبزی مائل ہوتا ہے اور اس میں صفراء اور شوگر دونوں پائے جاتے ہیں''۔

(صفحہ:267)

ایسیٹک ایسڈ
Acetic Acidum

''ذیابیطس کیلئے بھی مفید دوا ہے۔ اگر جسم میں خون کی کمی کے نتیجہ میں سخت کمزوری ہو، بار بار بیہوشی طاری ہو، سانس میں گھٹن کا احساس ہو تو ایسیٹک ایسڈ مفید دوا ہے۔ اس کی خاص علامت یہ ہے کہ بخار کی حالت میں بہت پسینہ آتا ہے، بائیں گال پر سرخ داغ پڑ جاتے ہیں اور پیاس نہیں لگتی''۔

(صفحہ:7)

لیکٹک ایسڈ
Lacticum Acidum

''لیکٹک ایسڈ ذیابیطس کی بہت عمدہ دوا ہے لیکن اس کا استعمال بہت کم ہوا ہے۔ اگر دوسری دواؤں کے علاوہ لیکٹک ایسڈ دو سو طاقت میں دی جائے تو وہ مریض جو دوسری دواؤں کا اثر قبول نہیں کرتے اس کی وجہ سے وہ دوائیں بھی کام کرنے لگتی ہیں۔

لیکٹک ایسڈ صبح کی متلی میں بہت مفید ہے خواہ یہ متلی حمل کی ہو یا ذیابیطس کی وجہ سے۔ لیکٹک ایسڈ میں متلی کو کچھ کھا لینے سے آرام ملتا ہے''۔

(صفحہ:553)

نیٹرم سلفیوریکم
Natrum Sulphuricum

(الف) ''شوگر کے لئے بہت مفید دوا ہے۔ اگر نیٹرم سلف 200 طاقت میں ہفتے میں ایک دو بار اور کلکیریا فاس، کالی فاس اور نیٹرم فاس 6x میں دن میں تین چار بار باقاعدگی سے دیں تو ذیابیطس کے علاج میں یہ ایک وسیع الاثر نسخہ ثابت ہوا ہے۔ بعض اوقات ان چاروں دواؤں کو 6x میں بھی دیا جاتا ہے اور اچھے نتائج ظاہر ہوتے ہیں''۔

(صفحہ:633)

(ب) ''اگر شوگر کے بغیر بھی پیشاب بار بار آئے اور رات کو جلد جلد اٹھنا پڑے تو نیٹرم سلف کو بھی آزمائیں''۔

(صفحہ:635)

چار براعظموں میں خدمت کی توفیق پانے اور مقام نعیم پر فائز دیرینہ خادم سلسلہ

محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب

محترم محمد صدیق شاہد گورداسپوری صاحب

محترم عطاء اللہ کلیم صاحب سے میرے دیرینہ تعلقات تھے۔ احمد نگر میں جب جامعہ احمدیہ تھا وہاں آپ کو بھی کچھ عرصہ گزارنا پڑا اور مولوی فاضل کا امتحان آپ نے وہاں ہی پاس کیا مجھے اس وقت سے آپ سے تعارف تھا۔

محترم مولانا صاحب موصوف ایک عرصہ تک دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں بیرونی ممالک افریقہ، امریکہ اور جرمنی وغیرہ میں خدمات سرانجام دینے کے بعد اب مستقل طور پر امریکہ میں رہائش پذیر تھے۔ لیکن مرکز احمدیت کی محبت اور کشش ہر سال آپ کو جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے کھینچ لاتی وہاں آپ کو درس حدیث اور بعض اور تربیتی امور پر بیت اقصیٰ میں احباب جماعت سے خطاب کا موقع ملتا اور نہایت مؤثر انداز میں آپ یہ فریضہ سرانجام دیتے پھر قادیان آتے جاتے ربوہ بھی تشریف لاتے احباب جماعت سے ملاقات کرتے پرانی یادیں تازہ کرتے پھر واپس تشریف لے جاتے۔ جب بھی ربوہ آتے خاکسار سے ملنے وکالت تبشیر میں ضرور آتے گھر پر بھی تشریف لاتے اور دیر تک مختلف امور پر گفتگو ہوتی رہتی۔ آخری دفعہ بھی حسب معمول قادیان اور ربوہ کی زیارت کے بعد واپسی کا سفر اختیار کرنے والے تھے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ گیا اور آپ اس جہان فانی سے جہان جاودانی کو سدھار گئے اس لحاظ سے آپ خوش قسمت تھے کہ جہاں کے تھے وہاں خود ہی پہنچ گئے اور کسی کو لانے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

خدا تعالیٰ کا یہ فرمان کتنا برحق ہے کہ ''کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ کس زمین یا کہاں اس کی وفات ہوگی''۔

آپ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو قریب سے دیکھنے کا موقع مجھے اس وقت میسر آیا جب میں جنوری 1966ء میں مع فیملی بطور پرنسپل مشنری ٹریننگ کالج غانا گیا چونکہ کالج کے افتتاح میں کچھ دیر تھی طلباء بھی ابھی نہیں آئے تھے خاکسار کی رہائش کے لئے جو کوارٹر سالٹ پانڈ میں سمندر کے کنارے تیار ہو رہا تھا وہ بھی مکمل نہیں ہوا تھا لہذا محترم مولوی صاحب نے ہماری رہائش کا انتظام اپنے پاس مشن ہاؤس میں کیا اور جتنا عرصہ ہم وہاں رہے آپ نے اور آپ کی مرحومہ بیگم صاحبہ نے ہماری تمام تر ضروریات کا خیال رکھا اور کسی قسم کی پریشانی لاحق ہونے نہیں دی۔ پھر کالج جاری ہونے پر کالج کے انتظامی اور تدریسی امور میں نہ صرف ہر قدم پر رہنمائی فرمائی بلکہ ہر ممکن مدد اور استعانت بھی فرماتے رہے۔

میں نے دیکھا کہ جماعت کے انتظامی اور تعلیمی اور تربیتی امور کے علاوہ دعوت الی اللہ کے لئے آپ میں ایک جوش تھا ایک لگن تھی اور لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کے لئے آپ ہمہ وقت تیار رہتے اور اس کے لئے مختلف ذرائع استعمال میں لاتے آپ نے غانا کے کالجز اور سکولز سے رابطہ کر رکھا تھا وہاں آپ اساتذہ اور طلباء کو لیکچرز کے ذریعہ دین حق اور احمدیت کے بارہ میں معلومات بہم پہنچاتے لٹریچر پیش کرتے ان کے سوالات کے جوابات دیتے اس سے علمی حلقہ میں دین حق اور احمدیت کو متعارف کرانے کا اچھا موقع میسر آ جاتا پھر عیسائی چرچ سے بھی رابطہ تھا وہاں بھی لیکچرز دیتے اخبارات میں دینی تعلیم پر مشتمل مضامین کے علاوہ اپنا ایک اخبار گائیڈنس بھی جاری کر رکھا تھا جس کے مضامین کی تیاری ترتیب اور پیش کش اور اشاعت تمام تر آپ ہی کی کاوش کا نتیجہ تھا پھر نیشنل ٹی وی اور ریڈیو پر تقاریر یہ سب امور آپ کی گرانقدر اور بے لوث خدمت پر دلالت کرتے ہیں۔

آپ ایک دعا گو، تہجد گزار، متوکل علی اللہ اور تقویٰ شعار مجاہد تھے پھر آپ کی ایک نمایاں خوبی یہ تھی کہ آپ سلسلہ کے اموال کے خرچ میں حد درجہ محتاط واقع ہوئے تھے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک لمبا عرصہ تک مختلف ممالک میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائی جس کا آغاز 1950ء میں ہوا جب کہ آپ کو پہلی بار گولڈ کوسٹ (غانا) بھجوایا گیا وہاں آپ نے بطور مربی پھر امیر و مربی انچارج پھر بطور زونل انچارج مغربی افریقہ مسلسل 25 سال تک خدمت کی توفیق پائی پھر امریکہ مشن کے امیر و مربی انچارج رہے جہاں آپ نے خاکسار سے چارج لیا تھا پھر جرمنی میں دس سال تک مربی

انچارج کے عہدے پر خدمت سرانجام دینے کی توفیق پائی جرمنی میں ایک خاصی تعداد پاکستانی نوجوانوں کی ہے جن کی تعلیم وتربیت کے لئے آپ جیسے عالم باعمل کی ضرورت تھی چنانچہ آپ نے یہ فریضہ نہایت حکمت عملی اور دعاؤں کے ساتھ سرانجام دیا آپ کی شخصیت سے وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔

پھر حضور کے ارشاد پر آپ نے ٹرینیڈاڈ، گیانا اور سرینام مشنوں کا بھی دورہ کیا آخر میں آپ کو شرق اوسط میں مربی انچارج کے طور پر خدمت کی توفیق ملی غرضیکہ آپ کو چار براعظموں میں نہایت شاندار اور مخلصانہ خدمات دینیہ کی خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔

آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ 1970ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مغربی افریقہ کے مشنوں کا دورہ فرمایا تو اس وقت آپ غانا مشن کے امیر و مربی انچارج تھے۔ آپ کو حضور کے استقبال اور دورہ میں ساتھ رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور دورہ کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے میں آپ نے ہر ممکن کوشش کی اور حضور کی خوشنودی حاصل کی۔

دورہ سے واپسی پر حضور انور نے 19 جون 1970ء کو بیت مبارک میں جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس میں جن مغربی افریقہ کے مشنوں کے مربیان انچارج صاحبان کے بارہ میں اپنے تاثرات بیان فرمائے ان میں محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم بھی شامل تھے حضور نے فرمایا:۔

''میں نے محسوس کیا کہ سب کو اللہ تعالیٰ نے مقام نعیم عطا فرمایا ہے''۔

محترم مولانا موصوف نے جس فدائیت اور اخلاص کے ساتھ زندگی کے آخری سانس تک دین حق اور احمدیت کی خدمات سرانجام دیں آپ واقعیۃً خلیفہ وقت کی اس بشارت کے مستحق تھے۔

مرکز سلسلہ میں بھی آپ مختلف عہدوں پر فائز رہے سیکرٹری حدیقۃ المبشرین، سیکرٹری مجلس نصرت جہاں، وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ، قائمقام پرنسپل جامعہ احمدیہ جیسے اہم عہدوں پر آپ کو خاص طریق پر کام کرنے کی توفیق ملی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم مولانا صاحب موصوف کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

○ مورخہ 28 فروری 2002ء بروز جمعرات محترم شیخ غلام احمد صاحب سرکلر روڈ بہاولنگر ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پاگئے۔ آپ کی عمر 67 سال تھی۔ آپ کے والد صاحب محترم شیخ فیروز الدین صاحب بہاولنگر کے ابتدائی احمدیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ محترم شیخ غلام احمد صاحب فدائی و مخلص احمدی، پرہیزگار اور خلافت سے پختہ تعلق رکھنے والے تھے۔ آپ کی نماز جنازہ اگلے دن مورخہ یکم مارچ بروز جمعۃ المبارک صبح 9 بجے محترم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع بہاولنگر نے پڑھائی، مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد بھی محترم رانا محمد خان صاحب نے دعا کرائی۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ 6 بیٹے اور 2 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ آپ کے بیٹوں کے نام یہ ہیں۔ مکرم نثار احمد صاحب ناروے، مکرم مبارک احمد صاحب سویڈن، مکرم فیاض احمد صاحب بہاولنگر، مکرم منور احمد صاحب بہاولنگر، مکرم منصور احمد صاحب جرمنی اور مکرم رشید احمد صاحب بہاولنگر۔ آپ کے تمام بچے خدا تعالیٰ کے فضل سے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

○ مکرم گلزار احمد طاہر ہاشمی کارکن دفتر الفضل تحریر کرتے ہیں کہ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب سوہاوی پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ دار البرکات ربوہ گزشتہ دو ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔ اور اس وقت کمزوری بہت زیادہ اور صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفایابی سے نوازے۔

○ مکرمہ عائشہ بنت مکرم منصور احمد مبشر صاحب کارکن دفتر مال آمد ربوہ گزشتہ چند روز سے سخت بیمار ہے اور اس وقت بے ہوشی کی حالت میں ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (آمین)

○ مکرم عبد الودود صاحب ابن محترم شیخ عبد الماجد صاحب کے بیٹے طاہر ودود بعمر 2 سال کا دل کا آپریشن چند روز تک ملبورن (آسٹریلیا) میں ہوگا۔ احباب کرام کی خدمت میں بچے کے کامیاب آپریشن اور اس کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترم ماسٹر غلام رسول علوی صاحب استاد ایف جی ہائی سکول واہ کینٹ حال تلہ گنگ بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے اور ان کے لئے حالات سازگار بنادے۔

ایک واقف نو کی کامیابی

○ نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو بیلجئم تحریر کرتے ہیں عزیزم بلال اکبر صاحب ابن مکرم چوہدری مقصود الرحمن صاحب امسال سالانہ امتحان میں چھٹی کلاس کے بہترین طالب علم قرار پائے اور انہیں برسلز بیلجئم کے میئر کی طرف سے سرٹیفکیٹ اور انسائیکلوپیڈیا تحفہ میں دیا گیا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو عزیزم کے لئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ نیز عزیزم کو بہترین خادم دین بنائے۔

ولادت

○ مکرم مظفر احمد شہزاد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ مکرم منصور احمد پرویز صاحب محمود آباد فارم سندھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 20 فروری 2002ء بروز بدھ بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام ''ذیشان احمد توقیر'' تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم یعقوب احمد صاحب آف محمود آباد فارم کا پوتا اور مکرم بشیر احمد صاحب آرائیں آف منور آباد ضلع حیدر آباد کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم نسیم احمد صاحب فیکٹری ایریا کو مورخہ 18 فروری 2002ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ''فائز احمد'' تجویز ہوا ہے۔ نومولود محترم عبد الرشید بٹ صاحب فیکٹری ایریا سابق کارکن دفتر روزنامہ الفضل کا پوتا اور محترم راجہ عبد الشکور صاحب لاہور کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے نیز نیک، خادم دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہو۔ آمین۔

اعلان دار القضاء

(محترمہ ثریا بیگم صاحبہ بابت ترکہ
مکرم علاؤ الدین صاحب)

○ ورثاء مکرم علاؤ الدین صاحب (الہ دین صاحب) ولد مکرم امام بخش صاحب آف گوٹھ علاؤ الدین ضلع نوشہرو فیروز نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ نمبر 13/23 دار الیمن شرقی ربوہ رقبہ ایک کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ ان کی دو بیٹیوں محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اور محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم نصر اللہ خان صاحب (بیٹا)
(2) مکرم اسد اللہ خان صاحب (بیٹا)
(3) مکرم امان اللہ خان صاحب (بیٹا)
(4) مکرم منیر احمد خان صاحب (بیٹا)
(5) محترمہ ثریا بیگم صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

نکاح

○ مکرمہ عفت حسن نادیہ صاحبہ بنت مکرم قریشی احمد حسن صاحب لنک اسٹیڈیم روڈ سرگودھا کا نکاح ہمراہ مکرم خرم شہزاد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا بعوض مہر 25 ہزار روپے مورخہ 25 جنوری 2002ء کو حضرت مرزا عبد الحق صاحب (ایڈووکیٹ) امیر جماعت احمدیہ ضلع سرگودھا نے بیت الاحمدیہ نیو سول لائن میں پڑھا۔ مکرمہ عفت حسن صاحبہ محترم قریشی عبد الرحمان صاحب بھیروی کی پوتی اور محترم ملک محمد عبد اللہ سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کی نواسی ہیں۔ اسی طرح مکرم خرم شہزاد صاحب حضرت حکیم محمد اسماعیل صاحب سیکھوانی رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مکرم میاں محمود احمد صاحب ابن مکرم میاں بشیر احمد صاحب کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لندن یوکے۔ کے ایک مقامی ہسپتال میں چند ماہ زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ 6 فروری 2002ء بروز بدھ وفات پاگئے۔ آپ کی عمر 75 سال تھی۔ آپ کا جنازہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 9 فروری 2002ء کو پڑھایا۔ احمدیہ قبرستان لندن میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں ایک طویل عرصہ سیکرٹری وقف جدید اور سیکرٹری جائیداد رہے۔ بیت الاحد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی تعمیر میں آپ نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے اپنے پیچھے بیگم اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ لطیفاں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم مبارک احمد صاحب آف پھیرو چچی ضلع میرپور خاص مورخہ 27 جنوری 2002ء کو ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اگلے دن بیت المہدی میں مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب ناظر تعلیم القرآن نے جنازہ پڑھایا اور ربوہ کے عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم حمید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ کی عمر 72 سال تھی۔ مرحومہ حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بھانجی اور حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو تھیں۔ آپ صدقہ و خیرات کرنے والی تھیں نماز کی پابندی کرتی تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

6- طالبہ کی صحت اچھی ہو۔ نظر کمزور نہ ہو اور سر درد کی شکایت نہ ہو۔ طالبہ محنت کرنے کی عادی ہو۔
7- سب سے بڑھ کر یہ کہ طالبہ حفظ کرنے کا ذاتی شوق رکھتی ہو۔ (پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ سوموار 4 مارچ غروب آفتاب 6-10
☆ منگل 5 مارچ طلوع فجر 5-08
☆ منگل 5 مارچ طلوع آفتاب 6-29

آئندہ تین سالوں میں گیس مہنگی کرنے کا منصوبہ حکومت آئندہ تین سالوں میں نئے نظام کے تحت گھریلو صارفین کے لئے گیس کی قیمتوں میں ستر سے 130 فیصد اضافہ کرے گی جبکہ یکم مارچ 2002ء سے حکومت نے گھریلو صارفین کے لئے گیس کی قیمتوں میں 7.9 فیصد اضافہ کردیا ہے۔ آئندہ تین سالوں میں گھریلو صارفین کے لئے گیس کی سبسڈی بتدریج مکمل واپس لے لی جائے گی۔ اس مقصد کے لئے ہر چھ ماہ بعد گیس کی قیمتوں میں تبدیلی ہوگی اور تین برس بعد گیس کی قیمتوں میں تقریباً 130 فیصد اضافہ ہوگا۔ وفاقی سیکرٹری پٹرولیم نے پریس کانفرنس کے دوران نئی حکومتی پالیسیوں کا اعلان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ماہانہ 100 کیوبک میٹر گیس استعمال کرنے والے صارفین کے لئے قیمت میں اضافہ نہیں کیا گیا۔ 101 سے 200 سی ایم گیس کے صارفین کے لئے 7.9 فیصد، 201 سے 300 سی ایم گیس کے صارفین کے لئے 16 فیصد، 301 سے 400 سی ایم گیس کے صارفین کے لئے 19.8 فیصد اور 400 سی ایم سے زائد گیس استعمال کرنے والے صارفین کے لئے 20 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ بالا قیمتوں میں گیس ڈویلپمنٹ چارجز بھی شامل ہیں۔ تاہم جنرل سیلز ٹیکس کی مد میں صارفین کو اضافی رقم بھی ادا کرنا ہوگی۔ انہوں نے کہا گھریلو صارفین کو 23 فیصد سبسڈی فراہم کی جارہی تھی جس میں 4 فیصد کمی کرکے اب 19 فیصد کر دیا گیا ہے۔ آئندہ تین برسوں میں یہ ختم کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ گھریلو صارفین کو اب حکومت 6 ارب روپے کی سبسڈی فراہم کر رہی ہے۔

قانون کی حکمرانی ہر قیمت پر قائم کریں گے صدر پاکستان اور چیف آف دی آرمی سٹاف جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان میں قانون کی حکمرانی کو ہر قیمت پر یقینی بنایا جائے گا۔ اور عالمی سطح پر پائے جانے والے اس تاثر کو ختم کرنا ہوگا کہ پاکستان ایک سافٹ ملک ہے جہاں قانون کا یکساں نفاذ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور قانون سب پر یکساں لاگو ہوتا ہے۔ اس لئے پولیس افسران اور اہلکار امراء اور بااثر افراد کے ساتھ خصوصی برتاؤ چھوڑ کر غریب عوام کے ساتھ بہتر برتاؤ کریں۔

بھارت میں مسلم کش فسادات بھارت کے صوبہ میں جنونی ہندوؤں نے مسلمانوں کا قتل عام کرتے ہوئے مزید 130 کو شہید کر دیا ان میں سے 40 کو ایک ہی بستی میں زندہ جلا دیا گیا۔ احمد آباد میں مسلمانوں کی کئی بستیاں مسکینوں سمیت نظر آتش کر دی گئیں۔ باپونگر میں دو بدو لڑائی ہوتی رہی۔ پولیس تماشا دیکھتی رہی۔ فائر بریگیڈ کا عملہ بھی نہ پہنچا۔ مسلمانوں کو چھرے گھونپے جاتے رہے۔ لوٹ مار اور آتشزنی کشیدگی مہاراشٹر تک پہنچ گئی ہے۔ مساجد گھروں دکانوں پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ ایودھیا میں مکمل ہڑتال ہوگی۔ ممبئی میں گاڑیوں پر پتھراؤ کیا گیا۔ کرفیو 36 شہروں تک بڑھا دیا گیا ہے۔ 1200 افراد گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ اب تک ان فسادات میں مرنے والے مسلمانوں کی تعداد 250 سے زائد ہوچکی ہے۔

بھارت فسادات کنٹرول کرے امریکہ اور کینیڈا نے بھارت پر زور دیا ہے کہ فسادات پر کنٹرول کرے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان فلپ ریکر نے کہا ہے کہ بے گناہ افراد کے مارے جانے کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ حکومت کینیڈا کے ترجمان نے اپنے بیان میں کہا کہ فسادات مسائل کا حل نہیں۔ بھارتی حکومت صبر و تحمل کی پالیسی اپنائے۔

مسلمان لیڈروں کا واجپائی سے شکوہ بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے صوبہ گجرات کی کشیدہ صورتحال پر قابو پانے کے لئے مسلمانوں اور ہندوؤں کے لیڈروں سے ملاقات کی۔ مسلمان لیڈروں نے شکوہ کیا کہ پولیس قتل عام کا تماشا دیکھ رہی ہے۔ گجرات کی انتظامیہ پر اعتماد نہیں۔ امن وامان کی ذمہ داری فوج کے سپرد کی جائے۔

دہشت گردی ختم نہیں ہوئی پولینڈ کے سفیر متعین پاکستان نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ افغانستان میں امریکی کارروائی سے دہشت گردی ختم نہیں ہوئی۔

4 فلسطینی شہید اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے 4 فلسطینی شہید ہوگئے اور 31 زخمی ہوئے۔ جنین کے مہاجر کیمپ پر اسرائیل کے 6 ٹینکوں اور ایک ہیلی کاپٹر نے حصہ لیا۔ اسرائیلی حکومت نے کہا ہے کہ کیمپ دہشت گردوں کے لئے محفوظ جنت ہے۔ فوج کو انسانی بموں سے پھٹنے سے پہلے ہی ختم کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں خونریز جھڑپیں مقبوضہ کشمیر میں تازہ جھڑپوں میں میجر سمیت 18 بھارتی فوجی مارے گئے۔ راجوری میں مجاہدین نے گشتی پارٹی پر حملہ کر کے 8 فوجی ہلاک کر دیئے۔ بھارتی ذرائع نے 11 مجاہدین ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ بعض علاقوں میں کریک ڈاؤن۔ متعدد افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ سرکاری سکولوں میں تعلیمی سرگرمیاں مفلوج ہو کر رہ گئیں۔

کابل کے نواح میں گولہ باری کابل سے 40 میل مشرق میں سیروبی کے علاقہ میں گولہ باری سے ایک سکول کی عمارت کو نقصان پہنچا۔ ایک طالب علم ہلاک اور 30 زخمی ہوگئے۔

یونیورسٹی گرانٹس کمیشن ختم وفاقی حکومت نے ملک میں شرح خواندگی میں اضافے کے لئے نجی تعلیمی اداروں کے لئے مراعات کی منظوری دے دی جبکہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کو ختم کر کے اعلیٰ تعلیم کا کمیشن قائم کرنے اور نیشنل ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی بھی منظوری دے دی گئی ہے۔ یہ منظوری وفاقی کابینہ کے اجلاس میں دی گئی۔

شمالی علاقہ جات میں صوبائی سیٹ اپ صدر جنرل مشرف نے اپنے مجوزہ دورہ شمالی علاقہ جات سے قبل ان علاقوں کے لئے ایک مکمل با اختیار صوبائی طرز کا جمہوری سیٹ اپ تشکیل دینے کی خاطر سفارشات مرتب کرنے کے لئے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔

بھارت میں تین مساجد کی واپسی کا مطالبہ
بھارت کی انتہا پسند ہندو جماعت بجرنگ دل نے مسلمانوں سے تین تاریخی مساجد واپس مانگ لی ہیں بجرنگ دل کے سربراہ نے کہا ہے کہ ایودھیا، بنارس اور متھرا کی یہ مساجد ہندوؤں کی زمین پر تعمیر کی گئی ہیں ان مسجدوں سے پہلے یہاں مندر تھے جنہیں گرا کر مسلمان حکمرانوں نے یہاں مسجدیں تعمیر کرادیں۔

ہومیوپیتھک کتب
اردو اور انگریزی ہومیوپیتھک کتب دستیاب ہیں
کیور یو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں
اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر۔ رفیق دماغ
کا استعمال ساتھ جاری رہے تو انشاء اللہ کے فضل کے ساتھ توقع کے مطابق ہوگا۔ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے
رفیق دماغ۔ کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں
قیمت فی ڈبی -/25 روپے کورس 3 ڈبیاں۔
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

ہمارے ہاں خالص دیسی گھی مکھن اور کریم نیز کریم نکلا ہوا دودھ -/10 روپے فی کلو خرید فرمائیں۔
خان ڈیری انڈسٹریز
38/1 دارالفضل ربوہ فون 213207

کوالٹی ایجوکیشن کے لئے ربوہ میں منفرد ادارہ - MACLS
دنیائے کمپیوٹر میں سرٹیفکیٹ اور شارٹ کورسز تعلیم یافتہ اور تجربہ کار اساتذہ کی زیر نگرانی اور مکمل لیب کی سہولیات کے ساتھ کروائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ انگریزی فرنچ اور جرمن زبانوں میں بھی آڈیو ویڈیو لیب کی مدد سے نئے کورسز کا اجراء کیا جارہا ہے۔
20 فروری سے داخلے شروع ہیں
مارچ کے پہلے ہفتہ میں کلاسز کا اجراء
☎04524-212088 کالج روڈ احسن مارکیٹ ربوہ
Email: macls@ureach.com
ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگوئج سٹڈیز

PT.FARAH'S FURNITURE (F.K.L)
EXPORTERS OF ALL KINDS OF WOODEN FURNITURE
A.S TAHIR CHAUDHRY — CHIEF EXECUTIVE
ABDUL BASIT MAHMOOD — MANAGER
HEAD OFFICE: JL.KAMANG TIMUR88, JAKARTA SELATAN, INDONESIA
JEPARA OFFICE AND FACTORY: DESA NGASEM SUKODONO, KEC.BATEALIT RT.27, KAB.JEPARA-INDONESIA, SENTRAL JAWA
PHONE NO: 0062-21-7180856 TEL: 0062-8122811162
FAX: 0062-21-7180857 FAX: 0062-291-591334

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61